إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ — عَسٰى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

تار کا پتہ الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۹ جولائی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۵۵

قرآن کریم برائے تجارت کوئی غیر مسلم نہ چھاپے

موجودہ زمانہ میں صحف کی جس قدر اشاعت ہو رہی ہے اس کی مثال ازمنہ ماضیہ میں قطعاً نہیں مل سکتی۔ اس وقت طباعت اور اشاعت کے ایسے سامان اور ذرائع ایجاد ہو چکے ہیں۔ جو پہلے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھے۔ اور جن کی وجہ سے کتب اور اخبارات وغیرہ کی اشاعت حیرت انگیز سرعت اور نہایت ہی غیر معمولی کثرت سے ہو رہی ہے۔ اور یہ قرآن کریم کی اس پیشگوئی کے عین مطابق ہے۔ کہ واذا الصحف نشرت۔ یعنی ایک زمانہ ایسا آئے گا جبکہ کتب کی بڑی کثرت سے اشاعت کی جائے گی۔ چنانچہ یہ زمانہ آگیا۔ اور ہر قسم کی کتابیں بکثرت پھیل گئیں۔ حتیٰ کہ وہ مذہبی کتب جن کی شکل تک دیکھنے کو لوگ ترستے تھے۔ نہایت آسانی اور سہولت کے ساتھ میسر آنے لگ گئیں۔ اسی سلسلہ میں قرآن کریم کی بھی خوب اشاعت ہوئی۔ اور ہو رہی ہے۔ چونکہ مسلمان قرآن کریم کا پڑھنا پڑھانا کار ثواب اور باعث برکات سمجھتے ہیں۔ اس لئے اس کی اشاعت میں روز بروز اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اور ہر سال

بہت بڑی تعداد میں قرآن کریم کے نسخے فروخت ہوتے ہیں۔ اگرچہ مسلمان قرآن کریم کی طباعت کا انتظام کرتے ہیں۔ اور اس طرح کچھ نہ کچھ مالی فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ لیکن یہ ایک نہایت ہی افسوسناک اور رنجیدہ امر ہے۔ کہ کئی ایک غیر مسلم سرمایہ داروں نے محض تجارتی نقطہ نگاہ سے قرآن کریم چھاپنے اور فروخت کرنے کا کام شروع کر رکھا ہے۔ قرآن کریم مسلمانوں کے نزدیک نہایت ہی مقدس اور قابلِ احترام الہامی صحیفہ ہے اور مسلمان اس کی جس قدر عزت و احترام کرتے ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں پھر یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ کوئی غیر مسلم جس کی نگاہ میں قرآن کریم کا کوئی احترام نہیں۔ اور جو محض روپے کمانے کے لئے اسے چھاپتا۔ اور دوسری تجارتی چیزوں کی سی ایک چیز سمجھتا ہے وہ نہ تو قرآن کریم کی صحیح معنوں میں تعظیم و تکریم کا خیال رکھ سکتا ہے۔ اور نہ اس کی صحت کا پوری طرح انتظام کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ غیر مسلموں کے طبع کردہ قرآن کریم جہاں بے حد

اغلاط سے پُر ہوتے ہیں۔ وہاں ان کے متعلق نہایت بے احتیاطی سے کام لیا جاتا ہے۔ البتہ چونکہ وہ نہایت کم قیمت اور سستے ہوتے ہیں۔ اس لئے عام لوگ جو نہیں جانتے۔ کہ ان میں کس قدر غلطیاں ہیں۔ جھٹ خرید لیتے ہیں۔

اگرچہ مختلف اوقات میں مسلمان اس کے خلاف اظہارِ ناپسندیدگی و ناراضگی کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس وقت تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ حالانکہ چاہئے تھا۔ کہ جب مسلمان یہ پسند نہیں کرتے۔ کہ غیر مسلم ان کی مقدس الہامی کتاب کو تجارتی غرض سے چھاپیں اور شائع کریں۔ تو وہ خود بخود اس سے دستبردار ہو جاتے۔ کیونکہ یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کا احساس ان کو نہ ہو سکتا۔ وہ بآسانی اندازہ لگا سکتے تھے۔ کہ اگر ان کی مقدس کتب مثلاً وید وں۔ یا گرنتھ صاحب کو کوئی مسلمان تاجر محض اس لئے چھاپے کہ فروخت کر کے نفع حاصل کرے۔ تو ان پر کیا گزرے۔ کیا وہ اسے بآسانی برداشت کر سکیں گے۔ قطعاً نہیں۔ پھر

مسلمانوں کیلئے ایسی صورت انہوں نے خود کیوں اختیار کر رکھی ہے۔

بہرحال یہ بالکل صاف بات تھی لیکن چونکہ ان غیر مسلم تاجروں نے جو قرآن کریم تجارت کی غرض سے چھاپتے اور فروخت کرتے ہیں نہ تو اس کی اہمیت کو محسوس کیا ہے۔ اور نہ اسے ترک کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اور یہ معاملہ ایسا ہے۔ جو کسی وقت خطرناک کشمکش کا موجب بن سکتا ہے اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ اس بارے میں قانون سے امداد حاصل کی جائے اور ایسا قانون بنوایا جائے۔ کہ کوئی غیر مسلم قرآن کریم کی طباعت و اشاعت بغرض تجارت نہ کر سکے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب اور یوپی اسمبلی میں ایسے بل پیش ہونے والے ہیں۔ جن میں قرآن کریم کی طباعت غیر مسلموں کے لئے ممنوع قرار دی گئی ہے۔ چونکہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کے متعلق کسی معقول انسان کو کوئی اعتراض ہو۔ اس لئے مسلمانوں کے علاوہ دوسرے ارکانِ اسمبلی کو بھی اس کی تائید کرنی چاہیئے۔ اور متفقہ طور پر اس قسم کا قانون پاس کر دینا چاہیئے۔ ورنہ خطرہ ہے۔ کہ کسی وقت یہ معاملہ کوئی ناگوار صورت اختیار کر لے۔

مدینۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۷ جولائی ۱۹۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج بارہ بجے دو پہر دھرمسالہ سے بذریعہ کار تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور کے متعلق دس بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج دن بھر بوجہ ضعف ناساز رہی۔ اور اس وقت سر درد کی بھی شکائت ہے۔ دعا کی جائے صحت کی جائے ؛

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے متعلق ڈلہوزی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اب اگزیما کی تکلیف میں بہت حد تک افاقہ ہے۔ میاں انس احمد ابن صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے بخار میں آج کمی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے صاحبزادگان مرزا نعیم احمد سلمہ اللہ تعالےٰ بخار سے اور مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ تعالےٰ درد جگر سے بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

آج بعد نماز عشاء مسجد محلہ دارالبرکات میں محلہ دارالفضل اور محلہ دارالبرکات کی مجالس خدام الاحمدیہ کا جلسہ ہوا جس میں مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر۔ مولوی محمد عثمان صاحب۔ چودھری محمد شریف صاحب باجوہ اور خلیل احمد صاحب ناصر نے خدام الاحمدیہ کے ممبر بننے کی تحریک کی۔

آج بعد نماز عشاء مسجد محلہ دارالرحمت میں مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی محمد یار صاحب عارف۔ صوفی حافظ غلام محمد صاحب، قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔ مولوی قمر الدین صاحب اور صاحب صدر نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔

ایک احمدی خاتون کی قابل تعریف دیانتداری

۶ جولائی کا واقعہ ہے کہ ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی جیب سے جبکہ وہ سکول سے اپنے گھر جا رہے تھے سو سو روپیہ کے نوٹ گر گئے علم ہونے پر جسقدر تلاش کر سکتے تھے انہوں نے کی مگر بے سود کوئی سراغ نہ مل سکا۔ یہ نوٹ ملک الطاف خان صاحب مرحوم ومغفور کی لڑکی محترمہ عائشہ صاحبہ کو اپنے مکان کے پاس پڑے ہوئے ملے۔ انہوں نے اپنی والدہ سے ذکر کیا اور چونکہ علم نہ تھا کہ کس کے ہیں اس لئے انتظار میں رہے کہ معلوم ہو تو پہونچا دیں۔ انہوں نے اپنے محلہ کے اعلانات والے بورڈ کو پڑھوایا مگر اس پر کوئی اعلان نہ تھا۔ عشاء کی نماز کے بعد محلہ دارالفضل کی مسجد میں روپوں کے گرنے کا اعلان کیا گیا تو محترمہ عائشہ صاحبہ کے بھائی نے سنکر گھر میں جا کر اس کا ذکر کیا۔ یہ سنتے ہی محترمہ موصوفہ ملک صاحب کے مکان پر گئیں اور نوٹ ان کے حوالے کر دیئے۔

ملک صاحب مرحوم کی وفات کے بعد ان کے خاندان کا گزارہ تنگی سے ہوتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے یہ دیانتداری نہائت ہی قابل تعریف ہے۔ اللہ تعالےٰ اس خاندان پر اپنا فضل کرے۔ اور اس باپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ جس نے اپنی اولاد کی ایسی اچھی تربیت کی ؛

جماعت احمدیہ کے لئے تین خاص دن

امسال یوم التبلیغ برائے غیر احمدی اصحاب مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۹ء بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے۔ اس دن کے لئے یہ خصوصیت ہے کہ اس سے صرف ایک روز قبل یعنی ۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء کو مارٹن کلارک والے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بریت اور کامیابی حاصل ہوئی۔

اسی طرح سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کے لئے یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ تاکہ تعطیل عام کی وجہ سے کارکن و پبلک کثرت سے حصہ لے سکیں ؛

ان کے علاوہ امسال ایک "یوم سیرت پیشوایان مذاہب" بھی شروع کیا گیا ہے۔ جو ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء بروز اتوار منانا تجویز کیا گیا ہے ؛

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

ہندوستان کے مسلم وغیر مسلم سرکردہ اصحاب کے نام

ڈیڑھ روپیہ سالانہ میں الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرنے کی تحریک

ہندوستان کے سرکردہ اصحاب اور مسلم وغیر مسلم لیڈران کے نام نہائت قلیل رقم یعنی صرف ڈیڑھ روپیہ سالانہ میں "الفضل" کا خطبہ نمبر جاری کرانے کی تحریک کو احباب کرام نے بہت پسند فرمایا ہے۔ چونکہ یہ ایک نہائت اہم اور مفید تحریک ہے۔ لہٰذا دوستوں کو اس میں ضرور حصہ لینا چاہیئے۔ فی الحال ایک سو پرچہ اس قیمت پر جاری کرنے کا ارادہ ہے۔ احباب کرام کو چاہیئے کہ جلد سے جلد یہ تعداد پوری کر دیں۔

جو احباب اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں وہ ڈیڑھ روپیہ فی پرچہ کے حساب سے رقم ارسال فرما دیں۔

خاکسار مینیجر الفضل

ہندوستان کے لیڈروں کے نام خطبہ نمبر جاری کرنیوالے احباب

مندرجہ ذیل اور احباب نے ہندوستان کے مسلم وغیر مسلم لیڈران کے نام خطبہ نمبر جاری کرانے کی تحریک میں حصہ لیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۱) مکرم محمد احسان الحق صاحب بھاگلپور	ایک پرچہ
(۲) " عبدالعزیز صاحب پٹواری ریٹائرڈ قادیان	" "
(۳) " محمد ذکاء اللہ خان صاحب بسانی کھوئی لاہور	" "
(۴) " غلام سرور صاحب کوٹھ مغلاں	دو پرچے
(۵) " میاں محمد حسین صاحب محلہ دارالبرکات شرقی قادیان	ایک پرچہ
(۶) مکرم ایم کریم خان صاحب شموگا	" "

خاکسار مینیجر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریعتِ اسلامیہ میں بدعت سے کیا مراد ہے؟

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنے روزنامچے میں بدعت کے متعلق ایک گفتگو کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کی یہ تعریف کرکے کہ وہ کام کرنا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں کیا گیا۔ پھر خطبہ جمعہ کے متعلق کچھ بیان دیا ہے۔ چونکہ عام طور پر بدعت کی صحیح تعریف نہیں کی جاتی۔ اس لئے نتیجہ بھی غلط نکلتا ہے۔

میں نے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کہ بدعت کی کیا تعریف ہے۔ آپ کو برجستہ اور فوری جواب دینے کا خاص ملکہ تھا۔ خصوصاً مخاطب اگر معاند ہو۔ اور آپ کو یہ احساس ہو کہ منشاء محض اعتراض ہی ہے۔ تو آپ الزامی رنگ میں نہایت دندان شکن ساکت کن جواب دیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مخالف مولوی آیا۔ اور آپ سے پوچھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج اس جسم کے ساتھ ہوئی تھی یا نہیں آپ کا کیا عقیدہ ہے۔ حضرت حکیم الامۃ اس کی نیت سمجھ گئے کہ تحقیق حق مقصد نہیں۔ اس نے "جسم کے ساتھ" بولتے ہوئے اپنے جسم کو ہاتھ لگایا تھا۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ یہ جسم تو آپ کا ہے۔ اس کے ساتھ معراج کے کیا معنے اس نے کہا۔ نہیں جناب۔ یہ جسم جو ہے اور آپ (حضرت مولانا) کے جسم کی طرف اشارہ کیا۔ آپ نے فرمایا۔ بھئی یہ تو میرا جسم ہے۔ پھر اس نے شرمندہ ہو کر کہا یعنی یہ جسم جو لوگوں کے ساتھ ہے۔ اور ہاتھ حاضرینِ مجلس کی طرف گھمایا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ جسم تو ان کا ہے وہ اتنے ہی میں مبہوت ہو کر رہ گیا۔

دراصل حضور نے اس کو بتایا۔ کہ تم اعتراض کرنے دوڑے ہو۔ لیکن اعتراض کرنا بھی نہیں آتا۔ اسی سے تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ الذین اوتوا العلم کے مقابل میں تمہاری کیا حیثیت ہے۔ میں نے جو سوال کیا تھا۔ یہ کسی دوسرے وقت کا ذکر ہے۔ آپ نے ارشاد کیا۔ کہ آپ ٹھہرے مولوی۔ پھر کہیں گے۔ جامع مانع تعریف نہیں۔ اچھا پھر کسی وقت بتائیں گے۔ تم غور کرو۔ میرے ساتھ کئی ایک بار ایسا ہوا کہ آپ فرماتے تھے۔ پھر بتائیں گے۔ میں سمجھتا تھا۔ اس سے آپ کا منشاء غور و فکر کی عادت ڈالنے۔ اور سوالات کا حل خود سوچنے کی طرف متوجہ کرنے کا تھا۔ نیز شوق بڑھانے کے لئے اور یہ دیکھنے کے لئے کہ طلب صادق ہے یا یونہی عادتاً سوال کرتا ہے۔ جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ خواہ مخواہ بغیر ضرورت محض مشغلہ کے لئے سوال کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ایک بار میں نے پوچھا۔ کہ اسلام تو بہت کفایت سکھاتا ہے۔ مگر یہ کفن پر جو عموماً اعلےٰ قسم کے لٹھے کا ہوتا ہے۔ کتنا ہی خرچ ہو جاتا ہے۔ اور جب یہ بوسیدہ ہو جاتا ہے۔ بلکہ بعض کفن چوروں کی بے حرمتی کی تحریک کا موجب ہے تو اس کی کیا حکمت شریعت نے قرار دی ہے۔ فرمایا۔ پھر بتائیں گے۔ تیسرے چوتھے روز مجھے فرمایا۔ کہ نیا اور اعلےٰ قسم کے کپڑے کی چادریں اور الفی وغیرہ کے لئے شریعت نے نہیں کہا۔ بعض صحابہ کرام رض (غالباً حضرت ابوبکر رض) کے کفن کی نسبت تمہیں معلوم ہے۔ کہ اپنے ہی مستعملہ کپڑوں میں دفن کئے گئے۔ اور میدان جنگ میں تو ایسی چادریں بھی نہیں جو پاؤں کو ڈھانپ بھی نہیں سکتی تھیں تو گھاس وغیرہ سے پردہ پوشی کی گئی اصل بات یہ ہے۔ کہ ہر ایک شخص فطرتاً اپنے قریبی اور دوست اور بھائی کو احترام سے رخصت کرنا چاہتا ہے۔ یہ ایک قسم کا احترام ہے۔ کیا تم اپنے کسی رشتہ دار قریبی۔ یا اپنے لئے پسند کرو گے۔ کہ تمہیں اس بے حرمتی کے ساتھ لے جایا جائے۔ میں بہت نادم ہوا۔

ہاں تو بات بدعت کے متعلق تھی۔ چند روز گزرنے کے بعد فرمایا۔ آپ کا سوال ہمیں خوب یاد ہے۔ ایک حکمت کی وجہ سے ہم نے اسی وقت جواب نہیں دیا تھا۔ ورنہ یہ تو میری مدت کی سوچی سمجھی ہوئی بات ہے۔ بدعت وہ امر ہے جو باوجود ضرورتِ حقہ و تہیا ہونے اسباب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہدِ مبارک میں بہ نیت ثواب، یا خوف عذاب نہ کیا گیا۔ یہ لفظ میں نے یاد سے لکھے ہیں۔ اگر کچھ کمی ہو۔ تو وہ میرے حافظے کا قصور ہے۔ اس وقت غالباً چھپوا دیا تھا۔ سو اس کے بعد مجھے کبھی کسی بدعت کے سمجھنے میں الجھن نہیں ہوئی یہ جو بعض حنفی کہلانے والے نادان کہا کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو موٹر یا گاڑی پر سوار نہیں ہوئے۔ آپ کیوں ہوتے ہیں۔ اور اس بناء پر ہمارے بعض اعمال جدیدہ کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ اس کا جواب اسی تعریف میں آگیا ہے:۔

ایک دفعہ میں نے پھلواری (پٹنہ) کے شاہ سلیمان صاحب کو جو مشہور و معروف سجادہ نشین اور واعظ و عالم تھے۔ لکھا۔ کہ عرس۔ شریعتِ اسلامیہ کے رو سے کیونکر جائز ہو سکتا ہے انہوں نے جواب لکھا۔ کہ عرس میں کیا ہوتا ہے مختلف مومنین جمع ہوتے ہیں۔ کیا مسلمانوں کا کسی امر جامع پر نیک کام کے لئے جمع ہونا گناہ ہے۔ قرآن مجید پڑھا جاتا ہے۔ کیا قرآن پڑھنا گناہ ہے۔ شیرینی وغیرہ تقسیم ہوتی ہے۔ کیا مہمان نوازی منع ہے۔ اور خاطر تواضع غیر اسلامی چیز ہے۔ وغیرہ ذالک۔ گو عرسوں میں یہی کچھ نہیں ہوتا۔ بلکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ تاہم میں نے یہ جواب حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ کو دکھایا فرمایا۔ اس طرح تو یہ شراب بھی جائز کرلیں گے۔ اس کے اجزاء کا منفرد طور پر ذکر کرکے مثلاً کیا انگور حرام ہے۔ کیا پانی حرام ہے۔ کیا انگور اس میں رکھنا حرام ہے وغیرہ ذالک۔ کئی باتیں اپنی اصلی و نیچرل صورت میں جائز ہوتی ہیں۔ مگر اس کے لوازمات انہیں ناجائز کر دیتے ہیں۔ مثلاً مولود شریف۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محامد بیان کرنا تو ہر مومن کا فرض بلکہ ہے۔ خود قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (۲۶/۹)

بعض مفسرین نے تسبحوہ میں "ہٗ" کی ضمیر کا مرجع بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کو قرار دیا ہے۔ یعنی آپ کے محامد اور آپ کی پاکیزگی کا بیان ہمیں صبح و شام کرتے رہنا چاہیئے۔ لیکن اس کے لئے ہمیشہ ایک ہی دن مقرر کرنا عید منانا حالانکہ اسلام میں صرف دو ہی عیدیں ہیں۔ پھر بعض رسوم کا ادا کرنا۔ اور قیام تعظیمی کرنا وغیرہ یہ سب بدعت ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح بیان کرنے کے لئے برہمو سماج والوں نے ایک احمدی بزرگ سے کہا۔ جب اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اجازت طلب کی گئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ یہ تو ہر ایک مسلم کا فرض ہے۔ البتہ ہمیشہ ایک ہی دن مولود شریف کے نام سے اور غلط روایات و قصص کا ذکر خاص رسوم کے ساتھ ممنوع ہے۔

پس کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار ارشاد نبوی حق ہے۔ مگر بدعت کے معنے سمجھ لینے چاہئیں۔ اور اس آڑ میں لغو۔ یا خلافِ شریعت کام نہ کئے جائیں۔ کہ بدعت حسنہ جائز ہے۔ یا بدعت سیئہ ناجائز ہے۔

اکمل عفا اللہ عنہ

حقہ اور سگریٹ نوشی ترک کرنیکی
ایک آسان ترکیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقہ اور سگریٹ نوشی کی وبار تمام دنیا میں نہایت سرعت سے بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا احسان اور شکر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اس مرض سے نسبتاً بہت محفوظ اور بچی ہوئی ہے۔ لیکن پھر بھی یہ حالت اطمینان بخش نہیں سمجھنی چاہیئے۔ ہماری جماعت کو اس ضرر رساں اور بری عادت سے سو فی صدی مبرا اور پاک ہونے کے لئے سرگرم کوشش جاری رکھنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ہر دو خلفاء کی رائے میں یہ مذموم عادت سخت قبیح اور ناپسندیدہ ہے اور ان مقدس ہستیوں کی دلی خواہش یہی ہے۔ کہ کوئی احمدی اس میں مبتلا نہ ہو۔

اس مضر عادت میں مبتلا اشخاص بھی عموماً اس کی مذمت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور اقرار کرتے ہیں۔ کہ وہ تمباکو نوشی اپنی پسندیدگی کی بجائے عادت کے ہاتھوں مجبور ہوکر کر رہے ہیں۔ جب کوئی اچھی یا بری عادت پڑ جائے۔ تو اسکا چھوٹنا کوشش کے باوجود آسان نہیں ہوتا کہتے ہیں انگلستان کے مشہور شاعر ٹینی سن نے ایک شام تمباکو نوشی ترک کر دینے کا پختہ ارادہ اور فیصلہ کرکے اپنا پائپ پھینک دیا۔ مگر اگلے ہی دن علی الصبح بے چارہ اپنے مکان کے باغیچہ میں اس پرانے پائپ کی تلاش میں سرگرداں پایا گیا

امریکہ کے پادری پال کو اس کے ایک دوست نے تمباکو نوشی کی برائیوں کے متعلق ایک ڈاکٹر کا عمدہ سا رسالہ بھیجا۔ مطالعہ کے بعد پادری صاحب نے اپنے دوست کا شکریہ ادا کیا اور لکھا کہ ڈاکٹر صاحب کے دلائل تو واقعی بہت وزندار ہیں۔ مگر افسوس میں اس عادت کو چھوڑنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

اکثر تمباکو نوش اس عادت کو نقصان رساں سمجھتے ہیں۔ اور اسے چھوڑنے کی خواہش بھی رکھتے ہیں۔ مگر یہ نہیں جانتے کہ وہ اس میں کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کئی بار وہ کوشش بھی کرتے ہیں مگر عادت ان کے ارادہ عہد اور عزم کو مغلوب کرلیتی ہے۔ ایک سگریٹ نوش کسی خاص ارادہ کے بغیر پاکٹ میں ہاتھ ڈالکر عادتاً سگریٹ کا پیکٹ نکال لے گا۔ اُسے کھولے گا ایک سگریٹ نکالے گا۔ لبوں کے درمیان رکھیگا۔ سلگائیگا پہلا کش کھینچے گا باقی سگریٹ پیئے گا۔ اور ان کا آخری حصہ ایش ٹرے (Ash tray) یا ادھر ادھر پھینک دیگا۔ اسی طرح ایک حقہ نوش متعدد افعال کی ایک لڑی خاص ارادہ کے بغیر عادتاً پروتا رہے گا۔ سگریٹ یا حقہ نوش کو یہ اعمال سلسلہ وار کرنے پڑتے ہیں۔ وہ بسا اوقات غیر ارادی طور پر یہ سب کچھ کر رہا ہوتا ہے۔ اور سگریٹ یا حقہ نوشی ترک کرانے کے لئے اعمال کے اس تسلسل میں رخنہ اندازی اور عادت توڑنے میں کامیابی سب سے ضروری اور مقدم ہے۔

ایسا کوئی شخص بھی غالباً آپ کو نہ ملے گا۔ جس کے دل میں کبھی نہ کبھی یہ خواہش نہ پیدا ہوئی ہو۔ کہ وہ تمباکو نوشی ترک کردے اور بعض لوگ اسے ترک بھی کر دیتے ہیں۔ جن میں سے چند مضبوط ارادہ وعزم کے مالک کامیاب بھی ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ ارادہ کے آگے کوئی کام ناممکن نہیں لیکن ان کا اکثر حصہ پھر تمباکو نوشی کرتا نظر آتا ہے۔ علم النفس کے ماہرین نے ثابت کیا ہے کہ اس طرح ممنوعہ چیز کی خواہش اس قدر بڑھ جاتی ہے۔ کہ اس کا روکنا انسانی طاقت سے اکثر باہر ہوتا ہے۔

دراصل کامیابی حاصل کرنے کے لئے تدریجی ترقی ایک آسان اور یقینی راستہ ہے۔ سگریٹ نوشی کے اعمال کی سلسلہ وار زنجیر بنانے کی جو عادت پڑ چکی ہے۔ اس میں روکاوٹ پیدا کرنی چاہیئے۔ اور اس کی بجائے الگ الگ "منفرد فعلوں" کی شکل میں تمباکو نوشی کرنی چاہیئے۔ اس طرح ہر فعل طبیعت پر ایک خاص اثر چھوڑیگا اور اس عادت کے چھوڑنے کے عزم کی بار بار تجدید بھی ہوتی رہے گی۔

اندرونی خواہش پر پہلے کی طرح ایک سگریٹ پیکٹ سے نکال لیا جائے۔ لیکن اسے فوراً سلگانے کی بجائے ایک طرف رکھ کر انتظار کیا جائے۔ سگرٹ نوشی کے افعال کے تسلسل کو توڑنے کے لئے یہ پہلا قدم ہوگا۔ پھر جب خواہش زور کرے تو سگریٹ سلگائیں۔ لیکن پہلے کی طرح فوراً پینا شروع نہ کریں۔ بلکہ سلگانے اور پینے کے درمیان کچھ وقفہ ڈال کر "تسلسل اعمال" کو توڑیں۔ یہ اگلا قدم اور دوسری رخنہ اندازی ہوگی۔ اس سے آگے اور قدم اٹھایئے۔ ہر بار خواہش پیدا ہونے پر سگریٹ یا حقہ پینے کی بجائے اس کے لئے وقت مقرر کیجئے۔ درمیان میں صبر سے کام لیں۔ اور مقررہ وقت کے بغیر ہرگز نہ پئیں۔ سگریٹ جیب کی بجائے کسی الماری یا میز کی دراز میں رکھ دیں۔ اور یہ عہد کریں کہ کسی اور شخص ملازم وغیرہ سے سگریٹ یا حقہ نہیں منگائیں گے۔ حقہ تازہ کرنے یا چلم ڈالنے کا کام بھی خود اپنے ذمہ لیں۔

وقت مقررہ پر سگریٹ یا حقہ لینے کے لئے آپ کو آرام کرسی یا پلنگ سے اٹھنا پڑے گا۔ یا کوئی دلچسپ کتاب یا اخبار چھوڑنی پڑے گی۔ لہذا آپ خود ہی لیت ولعل اور صبر وانتظار کریں گے۔ اور یہی چیز ہے جو ترک تمباکو نوشی کی کامیابی کے لئے آپ کو سب سے زیادہ مطلوب ہے۔

تحریک جدید میں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی جو تلقین حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ اس میں دیگر بیش بہا فوائد کے علاوہ یہ بھی بڑا فائدہ ہے۔ کہ انسان بہت سے لغو کاموں سے مجتنب رہ سکتا ہے۔ غرضکہ سگریٹ یا حقہ نوشی کے اعمال کے تسلسل کو درہم برہم کرنے کے درپے رہنا چاہیئے۔ اس طرح تمباکو نوشی میں ایک ایک دو دو دنوں کے وقفے پڑنے لگیں گے۔ پھر ہفتہ یا عشرہ کا ناغہ مشکل نہ ہوگا۔ اور آخرکار انسانی صحت کو برباد کر دینے والی اس مذموم عادت کو نہایت آسانی سے خیرباد کہہ سکیں گے۔ صرف چند ماہ مستقل مزاجی سے کوشاں رہنے کی ضرورت ہے۔ آزمایئے اور دعا دیجئے۔

خاکسار عبد القیوم خان احمدیہ بلڈنگ ٹیالہ

ضرورت ہے،
ایسے امیدواروں کی جو اوورسیر اور سب اوورسیر کی تعلیم کے علاوہ سٹی اینڈ گلڈس لنڈن کا امتحان بھی پاس کرنا چاہیں۔ پراسپکٹس مفت
منیجر جے بی انجنیئرنگ کالج لدھیانہ

اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ چنن آملہ ہیر آئل رجسٹرڈ ہمیشہ استعمال کیا کریں۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم ملکی حالات اور واقعات

پنجاب میں ساہوکاروں کے رجسٹریشن کے قانون کا نفاذ

محکمہ اطلاعات پنجاب نے لاہور سے ۶ جولائی کو اعلان کیا ہے کہ یکم جولائی ۱۹۳۹ء سے پنجاب میں ساہوکاروں کے رجسٹریشن کا قانون نافذ ہو گیا ہے۔ اب اگر کوئی ساہوکار اپنے آپ کو رجسٹر کرانے کے بعد باقاعدہ لائیسنس حاصل نہ کرے گا۔ تو وہ کسی قرضہ کی وصولی یا ڈگری کے اجراء میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ اس قانون کے نفاذ سے قبل جو دعوے دائر ہو چکے ہیں۔ وہ اس کے ماتحت نہیں آئیں گے۔ لیکن ایسے دعووں پر بھی کارروائی اسی صورت میں جاری رکھی جائے گی۔ کہ ساہوکار عدالت کو تعین دلاوے کہ اس نے رجسٹریشن کے لئے درخواست دے رکھی ہے۔ اور جب تک اس کی اس درخواست کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ اس کے دعوے کا آخری فیصلہ نہیں کیا جائیگا رجسٹریشن کے لئے درخواست ایک مقررہ فارم پر ہو گی۔ جس پر کورٹ فیس لگایا جائیگا۔ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ حاصل کرنے سے قبل پانچ روپیہ فیس ادا کرنا ضروری ہو گا۔ اور جس کے پاس یہ سارٹیفکیٹ نہ ہو گا۔ وہ لائیسنس حاصل نہیں کر سکے گا۔ لائیسنس کی فیس ایک ضلع کے لئے پانچ روپیہ سالانہ ہو گی۔ اور ہر دوسرے ضلع کے لئے دو روپیہ سالانہ۔ اور سارے صوبہ کے لئے صرف پندرہ روپیہ سالانہ۔ لائیسنس زیادہ سے زیادہ تین سال کے لئے ہو سکتا ہے اگر دو مقدمات سے زیادہ کی صورت میں عدالت متعلقہ فیصلہ کر دے۔ کہ کسی ساہوکار نے ۱۹۳۰ء کے مقررہ طریق کے مطابق حساب نہیں رکھا۔ اور اپنے مقروض کو ششماہی حسابات نہیں بھیجے۔ تو یہ جرم اس کے لائیسنس کی تنسیخ کے لئے کافی سمجھا جائیگا۔ شرح سود وہی ہو گی۔ جو قانون امداد مقروضین ۱۹۳۴ء میں مقرر کی گئی ہے۔ یعنی کفالتی قرضوں کی صورت میں بارہ فیصدی سالانہ۔ سادہ یا نو فیصدی سالانہ سود در سود اور غیر کفالتی قرضوں کی صورت میں ۱۸¾ فیصدی سالانہ سادہ یا چودہ فیصدی سالانہ سود در سود۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کسی ساہوکار نے اس سے زیادہ سود لیا ہے تو اس کا لائیسنس منسوخ کر دیا جائیگا۔ نیز اگر عدالت کو ثابت ہو جائے کہ کسی ساہوکار نے اصل قرضہ کی رقم سے زیادہ کا دعوے کیا ہے۔ کسی دستاویز میں بددیانتی سے کوئی تبدیلی کر دی ہے۔ اس کا دعوے فریب اور دھوکہ پر مبنی ہے۔ یا وہ اپنے کاروبار میں جعلسازی اور دھوکہ کا مجرم ثابت ہو جائے تو اس کا لائیسنس منسوخ ہو جائے گا۔ لائیسنس کی تنسیخ کا حق صرف کلکٹر کو ہو گا۔ جو اپنی مرضی سے یا کسی کی درخواست پر ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن اس سے قبل ساہوکار کو نوٹس دینا ضروری ہو گا کلکٹر کے اس فیصلہ کی اپیل کمشنر کے پاس ہو سکے گی۔ جتنا عرصہ یہ لائیسنس منسوخ رہیگا ساہوکار نہ تو قرضہ کی وصولی کے لئے۔ اور نہ ہی اجرائے ڈگری کے لئے کوئی قانونی امداد حاصل کر سکے گا۔ اگر تنسیخ کے فیصلہ کے خلاف اپیل کی جائے۔ تو جب تک اپیل کا فیصلہ نہ ہو۔ لائیسنس منسوخ شدہ نہیں سمجھا جائے گا۔ تنسیخ کے روز تک جو مقدمات۔ یا درخواستیں اس کی طرف سے زیر سماعت ہوں گی۔ ان پر تنسیخ کا کوئی اثر نہیں پڑیگا گویا تنسیخ صرف اس کے روپیہ کی وصولی میں ایک محدود عرصہ کے لئے التوا کا باعث ہو گی۔ نقصان کا نہیں۔ مدت تنسیخ کے گزرنے پر وہ نیا لائیسنس حاصل کر کے قرضوں کی وصولی کے لئے پھر مقدمات دائر کر سکے گا۔ اس خطرہ کے انسداد کے لئے کہ میعاد تنسیخ کے دوران میں اس کے بعض قرضے زائد المیعاد ہو سکتے ہیں۔ یہ رعایت رکھی گئی ہے۔ کہ وہ کمشنر کے پاس درخواست دے کر ایسے قرضوں کے متعلق ایک سرٹیفکیٹ حاصل کر سکتا ہے۔ اور جن قرضوں کے متعلق ایسا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا جائے گا۔ ان پر میعاد کا کوئی اثر نہ ہو گا۔

فارورڈ بلاک کا کانگرس سے تصادم

بمبئی سے ۶ جولائی کی ایک خبر مظہر ہے کہ آل انڈیا کانگرس کی ورکنگ کمیٹی نے حال میں اجلاس بمبئی میں ایک قرار داد پاس کی تھی۔ کہ پراونشل کانگرس کمیٹی کی اجازت کے بغیر کسی کمیٹی کو یا کانگرسیوں کو کہیں بھی ستیہ آگرہ کی تحریک جاری کرنیکی اجازت نہیں۔ فارورڈ بلاک کے بانی مسٹر بوس نے اس قرار داد کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی تھی۔ اور اسے جمہوریت کے اصول کے صریح منافی قرار دیتے ہوئے ملک سے اپیل کی تھی۔ کہ ۹ جولائی کو ہر جگہ اس کے خلاف احتجاجی جلسے منعقد کئے جائیں۔ مسٹر بوس کے اس اعلان نے کانگرس ہائی کمانڈ میں اضطراب اور بے چینی کی لہر پیدا کر دی ہے۔ اور صدر کانگرس بابو راجندر پرشاد نے ایک اعلان کے ذریعہ تمام کانگرسیوں سے اپیل کی ہے۔ کہ مسٹر بوس کی تجویز پر ہرگز عمل نہ کریں۔ اور ورکنگ کمیٹی کی پاس کردہ قرار داد کو کسی صورت میں نظر انداز نہ کریں۔ بلکہ ہمیشہ اسے پیش نظر رکھیں۔ کیونکہ یہ نہایت ہی ضروری بات ہے۔ اگر اسے نظر انداز کر دیا گیا۔ تو کانگرس کا ڈسپلن۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا وقار دونوں خاک میں مل جائیں گے۔ اس کے علاوہ بابو راجندر پرشاد صاحب نے مسٹر بوس کے نام بھی ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں ان سے درخواست کی ہے۔ کہ کانگرس کے فیصلہ کے خلاف ملک میں احتجاجی جلسے منعقد کرانے کے متعلق اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کریں۔ اور اس ارادہ کو تبدیل کر دیں۔ وہ بنگال کانگرس کے صدر ہیں۔ اس لئے اپنی پوزیشن کا خیال رکھیں۔ اور کانگرس کے فیصلوں کا مناسب احترام کرتے ہوئے اس کے نظام اور وقار کو قائم و برقرار رکھنے میں مدد دیں۔

لکھنؤ میں شیعوں پر پولیس نے گولی چلادی

جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ لکھنؤ میں مسلمانوں کی خانہ جنگی روز بروز نازک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ ۶ جولائی کی خبر مظہر ہے کہ آج کے لئے شیعوں کی طرف سے یہ اعلان تھا۔ کہ شمس العلماء سید نصیر حسین صاحب کالج کا پبلک طور پر تبرا کر کے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کرے گا۔ اس غرض کے لئے امام باڑہ آصف الدولہ میں شیعوں کا بہت بڑا اجتماع ہو گیا۔ جب ملزم کو گرفتار کیا گیا۔ تو بہت سے لوگ پیچھے ہو گئے۔ پولیس نے انہیں منتشر ہونے کا حکم دیا۔ مگر اس کی تعمیل نہ ہوئی۔ اور بعض لوگوں نے پولیس کے ساتھ ہاتھا پائی شروع کر دی۔ افسروں نے اس صورت حالات کو قابو میں رکھنے کی بہت کوشش کی۔ مگر بے سود۔ حتے کہ شیعوں نے خشت باری شروع کر دی۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ مگر اس سے بھی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ بلکہ صورت حالات اور بھی نازک ہو گئی۔ اس پر پولیس نے تین بار گولی چلائی۔ اور ہجوم منتشر ہو گیا۔ دو پولیس کنسٹبل اور چھ شیعہ مجروحین ہسپتال میں داخل کئے گئے ہیں۔ جن میں سے تین کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

مسٹر جناح سے مسٹر بوس کی ملاقات

بمبئی ۵ جولائی معاصر "ہلال" اس خبر کی صحت کا ذمہ وار ہے کہ حال ہی میں مسٹر سبھاش چندر بوس اور مسٹر جناح کے درمیان موخر الذکر کے مکان پر بات چیت ہوئی۔ اس میں ہندو مسلم مسئلہ کے علاوہ فارورڈ بلاک کی تشکیل پر بھی بحث ہوئی۔ اور مسٹر جناح نے سبھاش بابو سے اس حد تک اتفاق کیا۔ کہ گاندھی کی۔۔۔ [illegible]

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

پولینڈ کی فوجیں ڈینزگ پر بڑھ رہی ہیں

لنڈن سے ۶ رجولائی کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ ڈینزگ کی حالت بدستور ہے۔ جرمن افواج اور سامان جنگ مشرقی پرشیا کی طرف سے بدستور وہاں پہنچ رہا ہے۔ جرمن پریس نے اب اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ جرمن سپاہی وہاں داخل ہو رہے ہیں۔ مگر اس کی توجیہہ یہ کی ہے کہ یہ لوگ جرمن نہیں۔ بلکہ ڈینزگ کے ہی باشندے ہیں۔ جو جرمنی میں آباد تھے۔ اور اب اپنے شہر کے نازک حالات کے پیش نظر وہاں جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وارسا کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ پولش افواج بھی ڈینزگ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ بلکہ چند دستے شہر میں داخل بھی ہو چکے ہیں۔ وارسا کے ایک اخبار نے حکومت کے ایماء سے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ حکومت پولینڈ نے مسئلہ ڈینزگ کے ضمن میں کوئی مؤثر کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس غرض سے کیبنٹ کے دو اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔ جن میں آخری فیصلہ بھی ہو چکا ہے جس کے مطابق حکومت ڈینزگ پر فوجی یلغار کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ حکومت پولینڈ اقدامات کے جواب میں غالباً اس وقت تک کچھ نہ کچھ کارروائی کرتی۔ لیکن وہ روس کے ساتھ فرانس و برطانیہ کے معاہدہ کی منتظر رہی۔

یورپ کی جمہوری اور فسطائی حکومتوں میں ریڈیو پر جنگ

جب اٹلی نے حبشہ پر حملہ کیا۔ تو اس وقت بعض جمہوری ممالک بالخصوص برطانیہ کی طرف سے اس کے خلاف ریڈیو پر پروپیگنڈا شروع کیا گیا تھا۔ اٹلی کی طرف سے بھی جواب کا سلسلہ جاری تھا۔ لیکن تسخیر حبشہ کے بعد جب جمہوریتوں کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔ تو یہ سلسلہ بھی بند ہو گیا۔ مگر اب پھر فسطائی حکومتوں اور جمہوریتوں کے درمیان نفرت و حقارت کی جو دیوار حائل ہو رہی ہے۔ تاحال اس کے نتیجہ میں اگرچہ جنگ شروع نہیں ہوئی۔ لیکن دونو کے درمیان ریڈیو پر جنگ جاری ہے۔ برطانیہ کو یہ شکایت ہے۔ کہ اٹلی کے براڈکاسٹنگ سٹیشن ایسی خبریں پھیلاتے ہیں۔ جو مشرقی ممالک میں اس کے وقار کو سخت نقصان پہنچانے والی ہیں۔ برطانوی پریس نے بھی اس کے خلاف پرزور احتجاج کیا ہے۔ دوسری طرف اس کے جواب میں اٹلی کی طرف سے یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ جمہوری حکومتیں اس کے خلاف جو زہر پھیلاتی رہتی ہیں۔ جب تک اس کا سلسلہ بند نہ کیا جائے۔ اٹلی اس روش کو ترک نہیں کریگا۔ فرانس اور برطانیہ اٹلی کے خلاف جو شدید معاندانہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اٹلی جو کچھ کرتا ہے۔ وہ اس کے مقابلہ میں عشر عشیر بھی نہیں۔ اطالوی اخبار ٹربیون نے لکھا ہے۔ کہ حکومت اطالیہ فیصلہ کر چکی ہے۔ کہ برطانیہ۔ فرانس۔ یونان۔ پولینڈ۔ ترکی اور روس کے خلاف باری کی نشر گاہ سے اردو۔ فارسی۔ ترکی عربی فرانسیسی۔ پولش۔ روسی اور انگریزی میں پروپیگنڈا کیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترکی اور ایران کے مابین معاہدہ

لنڈن سے ۶ رجولائی کی خبر ہے۔ کہ ڈیلی ہیرلڈ کے نامہ نگار کو باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اسکندرونہ پر قبضہ کر لینے کے بعد حکومت ترکی اس سے اپنی بحری قوت میں اضافہ میں مدد لینا چاہتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ حکومت ایران کے ساتھ اس نے ایک معاہدہ کیا ہے۔ جس کے رو سے اسے اسکندرونہ کے قریب ایک آزاد بندرگاہ تعمیر کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ حکومت ایران اپنے خرچ پر یہ بندرگاہ تعمیر کرے گی۔ جس سے اس کی تجارت کو فائدہ پہنچے گا۔ اور دونو ممالک کا اثر و نفوذ بحیرہ روم میں بڑھ جائے گا۔ بعض مدبرین کے ذہن میں دیر سے ایک تجویز تھی۔ کہ ایران و ترکی مل کر ایک زبردست جنگی بیڑہ بحیرہ روم میں رکھیں۔ لیکن اس وقت تک یہ کوئی عملی صورت اختیار نہ کر سکی تھی۔ اب ایران کی بندرگاہ تعمیر ہو جانے کے بعد یہ تجویز بھی پایۂ تکمیل کو پہنچ سکے گی۔

مصر کی جنگی تیاریاں

قاہرہ سے آمدہ ۶ رجولائی کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ دنیا کے مخدوش حالات کے پیش نظر حکومت مصر دوراندیشی سے کام لیتی ہوئی زبردست جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ بمبار ہوائی جہاز تیار کرنے کا ایک کارخانہ قاہرہ میں جاری کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ برطانیہ سے بھی ۸۰۰ بمبار طیارے خریدے گئے ہیں۔ گویا آئندہ آٹھ ماہ میں مصری فضائی بیڑہ میں ۱۵۰۰ بمبار طیارے ہونگے۔ اس کے علاوہ قاہرہ میں ہی ایک بحری جہاز سازی کا کارخانہ بھی کھولا گیا ہے۔ جس کی نگرانی ترکی اور برطانوی ماہرین کے سپرد کی گئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ دسمبر ۱۹۳۹ء تک مصر کے قبضہ میں ۱۰۰ جنگی جہاز ہونگے۔ جن میں آبدوز، تارپیڈو اور طیارہ بردار جہاز بھی شامل ہونگے۔

ہز ہائی نس نواب صاحب جاورہ

دام اقبالہٗ کے برادر خورد خان بہادر صاحبزادہ سرفراز علیخان صاحب وزیر اعظم ریاست جاورہ رقم فرماتے ہیں کہ آپ کی کتاب بعض افسانہ سمجھ کر شروع سے آخر تک مطالعہ کی۔ واقعی بڑی دلچسپ کتاب ہے۔ اور تبلیغ کے اس طریقہ کو میں بہت پسند کرتا ہوں۔ اس سے پہلے میں نے احمدی لٹریچر بالکل مطالعہ نہیں کیا تھا۔ مگر آپ کی اس کتاب نے طبیعت میں شوق پیدا کر دیا۔ اس لئے دل چاہتا ہے۔ کہ مزید احمدی لٹریچر مطالعہ کروں۔

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب کی سرپرستی میں شائع ہونے والے رسالہ نظام المشائخ کے ایڈیٹر اور مشہور ادیب جناب مولانا واحدی صاحب میونسپل کمشنر دہلی تحریر فرماتے ہیں۔ بہت ممنون ہوں کہ آپ نے یہ کتاب پڑھنے کو دی تبلیغ کا بہت دلچسپ اور انوکھا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ آج کل طبع لوگ ایسے ثقہ طریقہ سے بات نہیں سنتے۔ انکے سنانے کیلئے ایسی ہی دلچسپ انوکھے طریقہ اختیار کرنیکی ضرورت ہے۔

منشی دیانرائن صاحب نگم ایڈیٹر رسالہ زمانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "واقعی آپ کی کتاب بڑی دلچسپ ہے۔ رسالہ زمانہ اور اخبار آزاد میں ریویو کر دوں گا" پھر مارچ کے رسالہ زمانہ میں بڑا عمدہ ریویو کیا ہے۔ اب آپ خود اندازہ کر لیجئے۔ کہ جس کی دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ غیر احمدی تو الگ رہے ہندو تک اس کو دلچسپی سے مطالعہ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں مگر آپ نے احمدی ہو نیکے باوجود ابھی تک اسکو مطالعہ نہیں کیا۔ بقول شخصے۔ چراغ تلے اندھیرا۔

بفضلہٖ یہ ایسی کامیاب سکیم ہے کہ اگر آپ ذرا سی ہمت کریں تو سالانہ جلسہ تک پچیس لاکھ آدمی کو بڑی آسانی سے تبلیغ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ معروف سے معروف اور مخالف سے مخالف کو بھی آپ یہ کتاب مطالعہ کیواسطے دیدیں تو وہ ختم کرنیکے بعد ہی کتاب ہاتھ سے رکھتا ہے جیسا کہ سینکڑوں میں سے چند معززین کے خطوط کے اقتباسات سے آپنے اندازہ فرما لیا ہوگا اسلئے اس حیرت انگیز مقبولیت کو دیکھ کر تین روپیہ کی بجائے ہم نے بھی ایک روپیہ قیمت کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب احمدی بھی پچیس لاکھ آدمی کو تبلیغ کرنیکے پروگرام میں حصہ لے سکے۔ کتاب دو زنی ہے محصولڈاک آٹھ آنہ لگتا ہے۔ اسلئے دس آدمی ملکر منگوائیں۔ تو دس کتابوں پر ریل میں آٹھ آنے محصول لگیگا۔ غفلت اور کاہلی سے بچنے کا یہ طریقہ ہے کہ آج ہی منگوا لیجئے۔

منیجر پارک ہیرالڈ نیرو پارک منیشن دہلی دروازہ دہلی

وصیتیں

نمبر ۵۳۹۳ منکہ خدا بخش ولد ملک فتح محمد صاحب قوم سنخوکہ پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۲۵ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۳۵ء ساکن بگی سنخوکہ ڈاکخانہ جوڑہ کلاں ضلع شاہ پور حال خانیوال ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۵/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری گذران میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مجھے بصورت تنخواہ بسلسلہ ملازمت ہوتی ہے۔ میری تنخواہ مبلغ ۲۵/۱ روپے ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی آمدنی نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ آئندہ جو میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہوگی۔ میری یہ وصیت اس پر حاوی ہوگی۔ العبد خدا بخش احمد آبادی دفتر ایس۔ ڈی۔ او سول خانیوال ضلع ملتان
گواہ شد:۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن آف موگا۔
گواہ شد شیخ عبد المجید گھڑی ساز خانیوال منڈی بقلم خود

نمبر ۵۳۹۹ سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد حیات صاحب قوم جٹ ہڑار ساکن ادرحمہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۸ر جون ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت قریباً اکیزار روپیہ نقد ہے۔ جو کہ میں نے اپنے زیورات فروخت کرکے قادیان دارالامان میں مکان بنانے کے لئے رکھی ہے۔ روپیہ خزانہ بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کر دیا ہوا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں داخل کرا دوں وہ منہا سمجھی جائے گی۔ مہر وصول کرکے واپس دے چکی اور معاف کر چکی ہوں۔
الامتہ سعیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد مولوی محمد رفیع الدین صاحب ٹیچر ادرحمہ بقلم خود
گواہ شد:۔ محمد حیات خاوند موصیہ مدرس جلال پور بقلم خود۔

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ غلام محمد ولد عبد الرحمٰن ذات آوان پیشہ دھرکھاں وامامت سکنہ چک ۱۳۷ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۴ ۷/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱ ۶/۳۹

(دستخط) **خان صاحب میاں نور الدین صاحب** چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ اللہ بخش ولد میاں اللہ دتا ذات چوغطہ زرگر سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۴ ۷/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱ ۶/۳۹

(دستخط) **خان صاحب میاں نور الدین صاحب** چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔ پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ رجسٹرڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر مذہب وملت کے تقریباً بکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ (مینجر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ بیو پا ولد سندر ذات آدھرمی سکنہ پرمٹھیاڑلی تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۵ ۸/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۶ ۶/۳۹

(دستخط) **جناب خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے**
چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ موہن لعل ولد رام لعل ذات برہمن پیشہ زراعت سکنہ اکڑی تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۳ ۱۰/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقرر پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۶ ۶/۳۹

(دستخط) **جناب خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے**
چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کرے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے ہزار دل مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بنکر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کرکے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲/)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شملہ ۵ جولائی معلوم ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ چھٹی کا ایک مسودہ قانون تیار کر رہی ہے۔ جو اسمبلی میں پیش ہوگا۔ اگر یہ بل منظور ہوگیا۔ تو اس کے معنے یہ ہونگے کہ اتوار کے روز دیہات اور شہروں میں تمام دکانیں بند رہیں گی۔ اور جس طرح انگلستان میں یوم تفریح ہوتا ہے پنجاب میں بھی ہوگا۔

شملہ ۶ جولائی صوبہ کو قحط اور خشک سالی سے محفوظ رکھنے کے لئے حکومت پنجاب دو سکیموں پر غور کر رہی ہے۔ ایک ضلع حصار میں بہم رسانی آب کے لئے اور دوسری بھاگڑا اسکیم۔ یہ بھی تجویز ہے۔ کہ نہریں کھود کر آبپاشی کا انتظام کیا جائے اور یہ بھی کہ ٹیوب ویل قائم کئے جائیں۔

ہانگ کانگ ۶ جولائی سوچاؤ سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ وہاں صورت حالات بہت زیادہ خراب ہو رہی ہے۔ جاپانی جنگی ہوائی جہاز بندرگاہ پر منڈلا رہے ہیں۔ اور ہر لحظہ بمباری کا امکان ہے۔ بہت سے امریکن اور انگریز شہر کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

لنڈن ۶ جولائی بین الاقوامی صورت حالات کے مبصرین کی رائے ہے کہ ڈینزگ کی حالت اب ایسی ہے کہ وہاں جنگ شروع ہونے میں کوئی کسر نہیں رہ گئی۔

لنڈن ۶ جولائی برطانیہ۔ فرانس ترکی۔ پولینڈ اور یونان نے مل کر جو محاذ امن قائم کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اسکے مستحکم کرنے کے لئے حکومت برطانیہ دس کروڑ پونڈ قرض لے رہی ہے۔ اس میں سے ان ممالک کو اسلحہ وغیرہ کی خرید کے لئے قرض دیا جائے گا۔

ماسکو ۶ جولائی آج یہاں روس اور مانچوکو کی سرحد پر جاپانیوں کے ساتھ تصادم کے متعلق ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ روسی فوج نے جاپانیوں کو دم دبا کر بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ ان کے ۵۳ جنگی طیارے گرا لئے اور ۵۰ ٹینک تباہ کر دیئے ہیں اس کے مقابلہ میں صرف ۹ روسی ہوائی جہازوں کو نقصان پہنچا۔ یاد رہے کہ جاپانیوں نے اعلان کیا تھا۔ کہ وہ ۱۴۰ روسی ہوائی جہازوں پر قبضہ کر چکے ہیں۔

لنڈن ۶ جولائی ٹین سین کی آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ناکہ بندی بدستور ہے۔ اور صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ حکومت جاپان کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ وہ پابندیوں کو زیادہ شدید کرنا چاہتی ہے۔ آج جاپانیوں نے ایک اور انگریز افسر کو گرفتار کر لیا۔ اور برطانوی افسروں کے احتجاج کے باوجود اسے رہا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر الزام یہ ہے کہ اس نے جاپانیوں کی ہتک کی تھی۔

ولاڈی واسٹک ۵ جولائی معلوم ہوا ہے کہ سوویٹ امیر البحر آج کل لینن گراڈ میں روسی بحری جہازوں کا معائنہ کر رہے ہیں۔ یہ جہاز مصنوعی جنگ کے لئے تیار کھڑے ہیں۔

قاہرہ ۵ جولائی معلوم ہوا ہے کہ جامعہ ازہر کے شیخ نے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ساتھ تعلق رکھنے والے دو البانوی نوجوانوں کو یونیورسٹی سے نکال دیا ہے۔

نیویارک ۵ جولائی امریکن گورنمنٹ نے ایک بل منظور کیا ہے جس کے رو سے ۳۰ کروڑ ڈالر کی رقم نئے جنگی جہازوں کی تعمیر کے لئے منظور کی گئی ہے

لنڈن ۶ جولائی معلوم ہوا ہے کہ سلطان ابن سعود شاہ نجد و حجاز اس ماہ کے آخر میں دمشق جا رہے ہیں۔ اس سفر کو سیاسی حلقوں میں بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔

چنگ کنگ ۶ جولائی آج جاپانی طیاروں نے چین کے دارالسلطنت پر زبردست بمباری کی۔ چینیوں کا بیان ہے۔ کہ اس حملہ سے بہت کم نقصان ہوا ہے۔

لنڈن ۶ جولائی معلوم ہوا ہے کہ معاہدہ کے بارہ میں روس کے لیت و لعل سے حکومت برطانیہ تنگ آچکی ہے اور اس نے اپنے نمائندہ خصوصی مقیم ماسکو کو ہدایت دیدی ہے کہ روسی وزیر اعظم سے مل کر نوٹس دیدیں۔ کہ وہ چوبیس گھنٹہ کے اندر اندر اپنے طرز عمل کی وضاحت کریں۔

ٹوکیو ۶ جولائی جاپانی وزیر اعظم نے ایک تقریر میں کہا ہے۔ کہ اگر کسی حکومت نے مارشل چیانگ کائی شیک کی امداد کی۔ یا چین میں نیا نظام حکومت قائم کرنے کے راستہ میں جاپان کی مخالفت کی۔ تو جاپان اپنے مفاد کو نظر انداز نہیں کرے گا۔

لنڈن ۶ جولائی معلوم ہوا ہے کہ برطانوی فوجی مشن انقرہ سے واپس آگیا ہے۔

شنگھائی ۶ جولائی معلوم ہوا ہے کہ کینٹن ہنکاؤ ریلوے پر جاپان کے محاذ واقعہ کیانگ چیون پر چینی فوج نے بمباری کر کے اسے سخت نقصان پہنچایا

بمبئی ۶ جولائی حکومت بمبئی نے اخبار سوادھن اور اس کے پریس سے تین تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔

رنگون ۶ جون حکومت برما کو ہوائی حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ اور اس مقصد کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر کے یہ کام اس کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

کلکتہ ۶ جولائی بنگال کے سابق وزیر سید نوشیر علی صاحب کو حکومت بنگال نے زیر دفعہ ۲۴ الف حکم دیا ہے۔ کہ دو ماہ تک ہگلی کے مزدور رقبہ میں داخل نہ ہوں۔ اور نہ ہی اس رقبہ میں کسی پرائیویٹ یا پبلک جلسہ میں شرکت کریں۔

بمبئی ۵ جولائی معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے ہندو مسلم مصالحت کا ایک نیا فارمولا مرتب کیا ہے۔ جس کی کاپیاں مختلف مسلم لیڈروں کو بھیجی گئی ہیں۔ جنہوں نے اسے پسند کیا ہے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے مسلمان مطمئن ہو کر مسلم لیگ سے کٹ جائینگے اور کانگرس میں جا ملیں گے۔

کلکتہ ۵ جولائی بنگال اسمبلی کے ایک پاس کردہ قانون کی گورنر نے منظوری دیدی ہے۔ اس کے رو سے پولیس پبلک جلسوں میں جا کر رپورٹیں لے سکتی ہے۔ بشرطیکہ جلسہ میں بغاوت یا خلل امن عامہ کا اندیشہ نہ ہو۔ نیز گورنر بنگال نے اخبار نیشنل فرنٹ کی اشاعت ۸ جون اور ایک مسلمان کی تصنیف مسلم جگرانی (بیداری مسلم) کو ضبط شدہ قرار دیا ہے۔

دہلی ۶ جولائی میونسپل ریفارمز کمیٹی نے میونسپل ہال کے سامنے کمیٹی کے بعض فیصلوں کے خلاف مظاہرے کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس پر وہاں دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی ہے۔ اور میونسپل باغات کے اردگرد پولیس پہرہ دے رہی ہے

لائل پور ۵ جولائی شہد خالص ۳۳/-/- بنولہ دیسی ۲/۸/- گھی ۳۸/۴/- بناسپتی گھی ۹/۲/- گندم ۵۹۱ء ۳/۴/۳ ۲/۴/- گندم وڑہ ۳/۳/- ۲/۲ گڑ ۷/۱۲/- شکر ۸/۱۲/- کھانڈ بوری ۲½ من وزنی ۳۰/۴/- توریہ ۴/۴/- امرتسر میں سونا ۳۸/۱۰/- اور چاندی ۴۹/-/- پونڈ کی قیمت ۲۳/۹/- ہے۔

سری نگر (کشمیر) ۶ جولائی کل شام کو کشمیر نیشنل کانفرنس کے ہندو ممبروں نے ایک جلسہ عام میں ہندوؤں سے خطاب کرنا چاہا جلسہ میں مسلمان بھی بہ تعداد کثیر موجود تھے۔ جب ایک مقرر تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔ تو ہندوؤں نے اس کی بات سننے سے انکار کر دیا اور پوک نسبھا زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دیئے جو مسلمان موجود تھے۔ انہوں نے نعروں کا جواب نعروں سے دیا۔ اس پر جلسہ میں ہلڑ مچ گیا۔ اور سخت لڑائی ہوئی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی